فون ۴۴۹
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر
روزنامہ
الفضل ربوہ
بروز جمعرات
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
جلد ۶۰/۲۵ | ۴؍ ذیقعدہ ۱۳۹۱ھ، ۲۳؍ فتح ۱۳۵۰ ہش، ۲۳؍ دسمبر ۱۹۷۱ء | نمبر ۲۹۵

136

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۲۲ر فتح - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۲۲ر فتح کی رپورٹ مظہر ہے کہ:-

حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دُعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور ہر لحہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ - ۲۲ر فتح - حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ کمر میں سخت درد کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔

احباب جماعت دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

ہمیں یہ عہد کر لینا چاہیئے کہ جب تک ہم جنگ نہیں جیت لیتے ہم ہتھیار نہیں ڈالینگے

اور

اُسوقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک کہ ہماری چھینی ہوئی دولت ہمیں واپس نہ مل جائے

خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے سوا اُس کے فضلوں کو جذب کرنے کا کوئی راستہ نہیں

ان دنوں میں دوست خصوصی طور پر بہت زیادہ درود بھیجیں اور اللہ تعالےٰ کا بہت ذکر کریں!

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۷ر فتح ۱۳۵۰ ہش (۱۷ر دسمبر ۱۹۷۱ء) بمقام مسجد مبارک ربوہ

مرتبہ مکرم یوسف سلیم صاحب شاہد ایم۔ اے انچارج شعبہ زود نویسی

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

جنگ کے دوران بعض محاذوں پر

پیچھے بھی ہٹنا پڑتا ہے۔ لوگ گھِر بھی جاتے ہیں۔ علیحدہ بھی ہو جاتے ہیں اور فوجیں پوری طرح احاطے اور نرغے میں بھی آجاتی ہیں۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اڑھائی تین سال تک محصور بھی رہے، اور بعض دفعہ وقتی طور پر بالکل اکیلے بھی رہ گئے۔

[(۱) "بعض اوقات تو ایسا خطرناک حملہ ہوتا تھا کہ آنحضرت صلعم اکیلے رہ جاتے تھے۔ چنانچہ ایک وقت ایسا آیا کہ آپؐ کے اردگرد صرف بارہ آدمی رہ گئے اور ایک وقت ایسا تھا کہ آپؐ کے ساتھ صرف دو آدمی ہی رہ گئے۔" (سیرۃ خاتم النبیین صفحہ ۲۳۸)

(۲) "مقدمۃ الجیش ابتری کے ساتھ بے قابو ہو کر پیچھے ہٹا، اور پھر تمام فوج کے پاؤں اُکھڑ گئے۔ صحیح بخاری میں ہے فَاَدْبَرُوْا حَتّٰی بَقِیَ وَحْدَہٗ یعنی سب لوگ ٹل گئے اور آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) اکیلے رہ گئے۔"]

(سیرۃ النبی حصہ اول مجلد اول صفحہ ۳۹۱ مطبوعہ کانپور)

اور اکیلے سے یہی مُراد ہے کہ آپؐ کے ساتھ چند ساتھی رہ گئے تھے۔ اور پھر وہ وقت بھی گذر گیا۔ بعض جگہ غیر کی نظر میں بظاہر بڑا نقصان اُٹھایا اور دشمن کی نظر میں ایک قسم کی وقتی طور پہ پسپائی ہی سمجھی گئی۔

مگر اُس وقت ہمارا محاذ زمانہ پر پھیلا ہوا تھا اور

اِس وقت ہمارا پاکستان کا محاذ

مکان پر پھیلا ہوا ہے۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ ہی دشمنی شروع ہو گئی تھی اور دشمنی بھی معمولی نہیں بلکہ بڑی سخت مخالفت اور دشمنی شروع ہو گئی تھی۔ شروع میں تو سمجھا یہ گیا تھا کہ جنگ کی ضرورت نہیں، ہم جنگ سے ورے ورے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ناکام اور اسلام کو نیست و نابود کر دیں گے لیکن جب جنگ سے ورے ورے یہ ناکامی اسلام کو نہ ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آسمانی مہم میں کمزوری پیدا ہونے کی بجائے طاقت پیدا ہونی شروع ہو گئی تو پھر ایک وقت آیا کہ دشمنوں کو یہ خیال پیدا ہوا کہ انہیں مسلمانوں کے ساتھ جنگ کرنی چاہیئے کیونکہ اس کے بغیر تو یہ مٹتے نہیں۔ چنانچہ پھر جنگوں کا ایک سلسلہ شروع ہو گیا۔ مٹھی بھر مسلمان تھے۔ ہم اگر تخیل کی نگاہ سے دیکھیں تو ہمیں ایک وہ

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

زمانی محاذ نظر آتا ہے جو پہلی جنگ سے لے کر فتح مکّہ کے زمانے تک پھیلا ہُوا ہے اور پھر خلافتِ راشدہ میں دُوسرے محاذ ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زمانے کے لحاظ سے "ایک محاذ"

مَیں اِس لئے کہتا ہوں کہ ایک ہی چھوٹی سی فوج تھی مگر وُہ فدائی تھے، وہ مجاہد تھے اور وُہ اللہ تعالیٰ کے لئے اپنی جانوں کو قربان کرنے کے لئے ہر لحظہ تیار تھے۔ تاہم اُن کا ایک مختصر سا گروہ تھا، وُہی لڑتا رہا، کچھ بعد میں آنے والے اس کے ساتھ ملے، لیکن وُہی بُنیادی گروہ تھا جنہوں نے پہلی جنگ میں بھی حصّہ لیا، پھر دُوسری میں بھی حصّہ لیا اور پھر تیسری میں بھی حصّہ لیا۔

بعد میں بھی ہمیں

زمانے پر پھیلا ہُوا یہی محاذ

نظر آتا ہے۔ مثلاً حضرت خالد بن ولیدؓ نے کسریٰ کے خلاف ایران میں جو آٹھ دس جنگیں لڑی ہیں اُن کے ساتھ کم و بیش اٹھارہ ہزار مُسلمان سپاہی تھے۔ اُن میں سے بھی کچھ زخمی ہو گئے اور کچھ شہید ہو گئے۔ غرض یہ ایک چھوٹی سی فوج تھی، ایک چھوٹا سا گروہ تھا۔ جو آج لڑا وُہی تین دن کے بعد لڑا اور پھر پانچ دن کے بعد بھی وُہی لڑا۔ تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد اُن کو دشمن کی نئی فوج کے ساتھ جنگ لڑنی پڑی تھی۔ جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی ایک دو دفعہ بتایا ہے ہر دفعہ ایرانیوں کی فوج جو مسلمانوں کے مقابلے پر آئی اس کی تعداد چالیس ہزار پھر ساٹھ ستّر ہزار اور بعض دفعہ اسّی ہزار اور بعض دفعہ ساٹھ ہزار سے کچھ کم ہوتی تھی۔

اب یہ بھی ایک فوج کا زمانے پر پھیلا ہُوا محاذ ہے۔ ہمارا امکان کے لحاظ سے پھیلا ہُوا محاذ ہے۔ ہمارا محاذ

کراچی سے لے کر کارگل

سے ہوتا ہُوا دیناج پور سے سارے مشرقی پاکستان پر پھیلا ہُوا ہے۔

ہر محاذ پر ہماری مختلف ٹولیاں موجود ہیں۔ پہلے ایک ہی ٹولی تھی جو زمانے میں پھیلی ہُوئی نظر آتی ہے۔ اب ایک فوج کی مختلف ٹولیاں ہیں یا گروہ ہیں یا ڈویژن ہیں۔ یعنی فوج تقسیم ہو کر اسکی مختلف ٹولیاں ہیں مختلف محاذوں پر نظر آتی ہیں۔ جس طرح زمانے پر پھیلے ہُوئے محاذ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بعض دفعہ دُکھ اُٹھانا پڑتا تھا اور پریشانی اُٹھانی پڑتی تھی، آج ہمیں بعض محاذوں پر مکانی لحاظ سے وہ دُکھ اور پریشانی اُٹھانی پڑی ہے۔

پس یہ خطرہ تو جنگ کے ساتھ لگا ہُوا ہے۔ جنگ کبھی ایک شکل اختیار کرتی ہے کبھی دُوسری شکل اختیار کرتی ہے لیکن یہ جو جھڑپیں ہیں ان سے

قِسمتوں کا فیصلہ نہیں ہُوا کرتا

جو جنگ ہے اِس کے جیتنے یا ہارنے سے قسمت کا فیصلہ ہُوا کرتا ہے اور جنگ جیتنے کے لئے بنگال یعنی مشرقی پاکستان میں جو کچھ ہُوا ہے اِسکے باوجود جس انتہائی جدوجہد کی ضرورت ہے، اِس میں ایک ذرہ بھر کمی نہیں آنی چاہیئے اور نہ دِلوں میں اُداسی اور مایوسی پیدا ہونی چاہیئے بلکہ اللہ تعالیٰ پر توکّل اَور بھی زیادہ بڑھنا چاہیئے۔ پہلے زمانے میں تو زمانے کے لحاظ سے جو پریشانی تھی وُہ زیادہ خطرناک تھی کیونکہ

ساری کی ساری فوج کے لئے پریشانی تھی۔ اب ہماری ساری کی ساری فوج کیلئے پریشانی نہیں پیدا ہوئی۔ ایک حصّہ ملک کے لئے پریشانی پیدا ہُوئی ہے۔

اگر ہمارے اندر غیرتِ ایمانی ہے

تو یہ عہد کر لینا چاہیئے کہ جب تک ہم جنگ نہیں جیت لیتے ہم ہتھیار نہیں ڈالیں گے۔ اِس کے بغیر تو پھر مُسلمان کہلانے میں کوئی مزہ نہیں ہے۔ یہ یاد رکھیں (احمدی بھی! اور میرے دوسرے بھائی بھی!) کہ اگر ایمان اور تقویٰ اور طہارت اور اسلام کے حق میں جو بشارتیں ہیں اُن کا ذکر ہم نے اپنی زبانوں پر اپنی مجالس میں، اپنی گفتگو میں، اپنے ریڈیو پر اور اپنے اخباروں میں کرنا ہے، تو پھر مسلمان بننا پڑے گا، ورنہ ہم ان بشارتوں کے حامل نہیں ہو سکتے جو اسلام کے حق میں اللہ تعالیٰ نے دی ہیں۔ اُن وعدوں کو وراثت میں ہم تبھی حاصل کر سکتے ہیں جب ہم حقیقی طور پر ان کے وارث بنیں۔ اگر ہم ایثار، قربانی، توکّل اور فدائیت کے ورثہ کو ٹھکرا دیں تو ورثہ میں آئے ہوئے وعدوں کو ہم کیسے حاصل کر سکتے ہیں۔

یاد رکھیں کہ ہمارے پاس پہلے ورثہ پہنچا

قربانی کا، ایثار کا، پہلے ہمارے پاس ورثہ پہنچا شجاعت کا، پہلے ہمارے پاس ورثہ پہنچا نڈر ہو جانے کا، اور وہ اِس وجہ سے کہ ہمارے پاس پہلے ورثہ پہنچا خدا تعالیٰ پر توکل کرنے کا اور خدا تعالیٰ کے علاوہ اَور کسی سے نہ ڈرنے کا۔ جب ہم نے یہ ورثے حاصل کر لئے تو اللہ تعالیٰ کے وعدے پورے ہُوئے۔ اب بھی ہم اگر اِس ورثہ کو ٹھکرائیں نہ۔ بلکہ قیمتی متاع سمجھ کر اپنے سینہ سے لگائے رکھیں تو خدائی وعدوں کا ورثہ ہم تک پہنچا ہی اور اسکی بشارتیں ہمارے حق میں پُوری ہوتی ہیں ورنہ نہیں۔ خدا نہ کرے کہ ان بُنیادی ورثوں کو ہم دھتکار دیں (نعوذ باللہ) پھر تو بشارتوں کے حصول کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا لیکن

وُہ بُنیادی ورثہ

جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوحانی اولاد کو اپنے آباؤ اجداد سے جنہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد پہرہ لگا کر ہر چیز قربان کر کے اسلام کے غلبہ کے لئے قربانیاں دی تھیں یعنی وہ قربانی، وہ جذبہ، وہ ایثار، وہ جہاد کا وُلولہ اور شوق اور وہ جان کو کچھ نہ سمجھنے کا عزم اور وہ خدا تعالیٰ ہی پر توکّل کرنا اور کسی غیر کی طرف توجہ نہ کرنا ہے۔ جب یہ ورثے ہمیں مل جائیں گے اور ہم خود کو اِس کا اہل بنائیں گے تو خدا تعالیٰ کے وعدے ضرور پورے ہونگے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ ہم اپنے اندر یہ صفات پیدا کر لیں اور پھر خدائی وعدے پُورے نہ ہوں۔ لیکن اگر ہم اپنی ذمہ داریوں کو نہ نباہیں تو رحیم خدا سے ہم یہ کیسے اُمّید رکھ سکتے ہیں کہ جو قربانیوں سے تعلّق رکھنے والے وعدے ہیں وُہ پُورے ہو جائیں گے۔

ہمارا خدا رحیم ہے

وہ ہمیں عمل صالح کی جزا دیتا ہے۔ اگر انسان کا عمل صالح نہ ہو تو رحیم خدا کے وعدے پُورے نہیں ہوتے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی بنیادی صفت رحمان کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہوا تو بنادی اور سُورج کی شعاعیں بنادیں اور سُورج کی شعاعوں میں وٹامنز بنادیں۔ بہت سارے لوگوں کو اس کا پتہ نہیں۔ وہ شیشی کھول کر وٹامن کی گولی کھا لیتے ہیں یعنی وٹامن اے، بی، سی مختلف نام ہیں۔ مگر یہ جو سُورج کی کرنیں ہیں خدا تعالیٰ نے انکے اندر وٹامن رکھے ہُوئے ہیں۔ جو شخص سُورج کی شعاعوں میں بیٹھتا ہے وہ شاید ایک کی بجائے دو گولیاں وٹامن کی کھا لیتا ہے۔ پس یہ

اللہ تعالیٰ کی صفتِ رحمانیّت کے جلوے

ہیں۔ لیکن اُسکی صفتِ رحیمیّت کا جلوہ کچھ کر کے حق دار بننے پر منحصر ہے یعنی صفتِ رحیمیّت اور مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ہونے کا جو جلوہ ہے یہ تب ہی ملے گا جب عمل صالح ہو گا۔ اور یہ جو جہاد ہے اور یہ جو ایک ابدی جنگ اسلام کی شوکت کو قائم رکھنے کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے سامنے رکھی گئی ہے اس کا تعلق عمل صالح سے ہے۔ اس کے نتیجے میں ہم اللہ تعالیٰ کی صفتِ رحیمیت کے جلوے دیکھتے ہیں۔ غرض اللہ تعالیٰ کی صفت رحیمیت کا جلوہ عمل صالح کے بغیر ظاہر ہو ہی نہیں سکتا۔

پس ہمیں اپنی

ذمہ داریوں کو نباہنا چاہیئے

اور یہ عہد کرنا چاہیئے کہ ہم اور ہماری نسلیں اُس وقت تک ایک لحظہ کے لئے بھی چین سے نہیں بیٹھیں گی جب تک کہ ہماری چھنی ہوئی دولت ہمیں واپس نہ مل جائے اور یہ مشرقی پاکستان تو ایک چھوٹی سی دولت ہے جو ہم سے چھن گئی ہے۔ ہماری دولت ساری دنیا ہے۔ ہم نے ساری دنیا کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے غیر سے چھیننا اور شیطان کے قبضہ سے نکالنا ہے ہم نے ساری دنیا کے دلوں کو خدا تعالیٰ کے نام پر اور اس کی محبت کے لئے جیتنا ہے۔ ہم ہار نہیں سکتے اور نہ ہارنے کا کوئی خیال دل میں لانا چاہیئے۔

جنگوں میں

وقتی طور پر پریشانیاں آتی ہیں

یہ نظارے تو ہمیں بظاہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی نظر آتے ہیں اور اس وجود سے زیادہ پیار خدا تعالیٰ کس سے کرتا ہے پس یہ وقتی طور پر جو پریشانیاں آتی ہیں یہ خدا تعالیٰ کے پیار کی نفی نہیں کرتیں بلکہ خدا تعالیٰ کے حسین ترین پیار کے جلووں کے سامان پیدا کر رہی ہوتی ہیں اگر کوئی خود کو ان کا مستحق بنائے۔

یہ جلوے ہمیں قرونِ اولیٰ میں نظر آئے اگر کوئی آج بھی خود کو اہل بنائے تو وہ جلوے آج بھی اسے نظر آئیں گے۔ اس لئے

گھبرانے کی بات نہیں

۱۹۴۷ء میں ہماری جماعت کا وہ حصہ جو وہاں سے ہجرت کر کے آیا تھا وہ اسی قسم کے خطرناک دور سے گزرا ہے۔ سب کچھ وہاں چھوڑ دیا تھا اور خدا تعالیٰ نے یہاں اُس سے بہت زیادہ دے دیا جو چھوڑ کر آئے تھے۔ میرے کئی زمیندار دوست جو میرے ساتھی یا شریک کار ہیں۔ کچھ عرصہ پہلے کی بات ہے (اپنے زمانہ خلافت سے بھی پہلے کی بات ہے کہ) بعض سے میں پوچھتا تھا کہ جتنا زمین سے وہاں کما رہے تھے اس سے کم کما رہے ہو یا زیادہ۔ وہ کہتے تھے زیادہ کما رہے ہیں حالانکہ انہیں جو زمینیں الاٹ ہوئی تھیں وہ پہلے سے کم تھیں۔ میں پوچھتا تھا واپس جاؤ گے تو وہ کہتے تھے واپس جانے کو دل تو کرتا ہے لیکن وہاں جا کر اتنی آمد نہیں ہوگی جتنی یہاں ہو رہی ہے۔

پس خدا تعالیٰ نے فضل کیا۔ اگرچہ ۱۹۴۷ء میں ہماری ساری زمین وغیرہ چھن گئی اور یہاں بظاہر کم زمین دی گئی۔ لیکن اس میں برکت ڈال دی گئی جس سے آمد زیادہ ہونے لگی۔ جماعت کو دیکھ لیں۔ جماعت احمدیہ کی مجموعی آمد ۱۹۴۷ء سے اب تک

کم از کم دس گنا بڑھ چکی ہے

اور یہ میں مغربی پاکستان میں رہنے والوں کا ذکر کر رہا ہوں کوئی یہ نہ سمجھے کہ باہر کے ملکوں میں لوگ احمدی ہو گئے ہیں اس لئے آمد بڑھ گئی ہے۔ غرض مغربی پاکستان میں بسنے والی جماعت کی آمد ۱۹۴۷ء سے دس گنا زیادہ ہو گئی ہے جن میں سے ایک دوست جن پر ابھی میری نظر پڑ گئی ہے ان کی وہاں چھوٹی چھوٹی دکانیں تھیں جن کی قیمت ۵۰۰/ یا ہزار سے زیادہ نہیں تھی مگر یہاں خدا تعالیٰ نے انہیں لاکھوں کی جائیداد دے دی ہے۔

پس سارے اموال کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ انسان کا کام یہ ہے کہ وہ اس کے پیار میں محو ہو کر

اپنا سب کچھ قربان کر دے

اور انسانوں میں سے ہر ایک فرد کا سب کچھ کیا ہوتا ہے یہی پانچ روپے۔ پانچسو روپے، ہزار روپے، لاکھ روپے، دس لاکھ روپے یا ایک کروڑ روپے۔ تو جب ہم فرد واحد کے متعلق کہتے ہیں کہ سب کچھ قربان کر دو تو اس کا یہی مطلب ہے کہ دنیا کی یہ دولت جو محدود ہے اور گنتی اور شمار میں آنے والی ہے اس کو قربان کر دو۔ لیکن خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تمہیں اپنا سب کچھ دوں گا جس کا کوئی شمار نہیں اور جو غیر محدود ہے۔ پس یہ گھاٹے والا سودا نہیں ہے۔ اس لئے ہم نے خوشی اور بشاشت سے تکلیفیں برداشت کرنی ہیں اور خدا تعالیٰ پر پورا توکل اور بھروسہ رکھتے ہوئے پہلے سے زیادہ قربانیاں دینی ہیں اور پہلے سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی بشارتوں کو حاصل کرنا ہے۔ انشاء اللہ۔

غرض جنگ میں تو اُتار چڑھاؤ ہوتا رہتا ہے لیکن ایسے حالات میں بھی جو ہمارا ردعمل ہے۔

خدا تعالیٰ پر کامل بھروسہ

رکھنے کا اور اپنی جگہ پر اس یقین پر قائم رہنے کا کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدوں کو پورا کرنیوالا ہے اور یہ عزم کہ ہم اپنا سب کچھ اسلام کی شوکت اور اپنے بھائیوں کی مدد کے لئے قربان کر دینگے وہ تو اپنی جگہ پر ہے۔ ویسے ہمارے دل اس لئے دکھیا نہیں کہ ایک محاذ کے اوپر ہمیں کچھ پریشانی اٹھانی پڑی ہے۔ ہمارے دل اس لئے دکھیا ہیں اور اس وقت بڑا ہی دکھ محسوس کر رہے ہیں کہ مشرقی پاکستان میں رہنے والے قریباً ۶ کروڑ مسلمانوں کو مصیبت پڑ گئی ہے اس لئے ہمارا دل دکھتا ہے اور اگر ہمارا دل واقعہ میں دکھتا ہے تو ہمیں انکی خاطر اور بھی زیادہ قربانی دینی چاہیئے۔

آپ اس بات کا اندازہ نہیں لگا سکتے کہ وہ کس خطرناک مصیبت میں مبتلا ہو گئے ہیں

آج صبح

بی بی سی کی ایک چھوٹی سی خبر

یہ ہے کہ مشرقی پاکستان میں دشمنوں نے قتل عام شروع کر دیا ہے۔ وہ غلط فہمیوں میں مبتلا بنگالی مسلمان جو یہ سمجھتا تھا کہ اسے آزادانہ حکومت کرنے کے لئے موقع دیا جائے وہ ہندو کی تلوار کے نیچے آگیا ہے۔ ۱۹۴۷ء میں تو ہم نے چند لاکھ کی قربانی دی تھی اب کہیں چند ملین (MILLION) کی یعنی ستر اسی لاکھ یا ایک کروڑ کی قربانی نہ دینی پڑے۔

پس وہاں اس قسم کے حالات ہیں۔ اس لئے ہمارا دل دکھ محسوس کر رہا ہے اور ہمارا ذہن پریشان ہے اور اس پریشانی کو دور کرنا سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی اور کی طاقت نہیں ہے اور خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے سوا اس کے فضلوں کو جذب کرنے کا کوئی راستہ نہیں پس ہم خدا تعالیٰ کی نازل ہونیوالی ہر خیر کو پسند کرتے اور مانگتے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ نے ہمیں کہا ہے کہ

كُلُّ بَرَكَةٍ مِّنْ مُّحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس لئے ان دنوں میں دوست خصوصی طور پر بہت زیادہ درود بھیجیں اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں پہلے تو میں نے سینکڑوں میں کہا تھا کہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ پڑھا کریں۔ اب عدد کی حدود سے پھلانگ کر آگے نکل جائیں اور ہر وقت یہ تسبیح و تحمید اور درود پڑھیں تاکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت اور اللہ تعالیٰ کی کامل قدرت کے نتیجہ میں ہمیں وہ مل جائے جس کے لینے کے ہم خواہش مند ہیں۔

"قرآن کریم نے جہاں بھی نماز کا حکم دیا ہے نماز باجماعت کا حکم دیا ہے"

"بڑا آدمی اگر خود نماز باجماعت نہیں پڑھتا تو وہ منافق ہے"

"مگر وہ لوگ جو اپنے بچوں کو نماز باجماعت ادا کرنے کی عادت نہیں ڈالتے وہ ان کے خونی اور قاتل ہے"

(رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی نسل کی اعلیٰ تربیت کریں اور اپنے بچوں اور بچیوں کو حقیقی اور سچا مسلمان بنائیں

ملک و قوم کو ایسی ماؤں کی ضرورت ہے جو اپنی جان مال اور اولاد قربان کر دینے کیلئے ہر وقت تیار ہوں

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ ۱۹۷۰ء کے موقعہ پر حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا افتتاحی خطاب

(۲)

آئندہ نسل کی بنیاد اور آئندہ ماؤں کی روحانی تربیت کا انحصار اس نسل پر ہے میں قریباً دو یا تین سال سے اپنی نمائندگان اور بہنوں کو اس طرف توجہ دلا رہی ہوں کہ اگر آپ چاہتی ہیں کہ آئندہ آنے والے مورخ آپ کی تاریخ کو سنہری الفاظ میں لکھیں تو یہ سنہری حروف میں لکھی جانے والی تاریخ تب لکھی جا سکے گی جب آج آپ قربانیاں دیں گی اور اپنی نسل کی اعلیٰ تربیت کریں گی اور حقیقی اور سچا مسلمان اپنے بچوں اور بچیوں کو بنائیں گی لیکن اگر آپ نے ان کو بے لگام چھوڑ دیا۔ خدا کی محبت ان کے دلوں میں پیدا نہ کی، دین سے محبت کرنا۔ دین کے اصول وغیرہ نہ سکھائے تو پھر آنے والی نسلوں کو نہ صرف آپ کے کاموں پر غصہ آئیگا بلکہ شاید وہ روشن تاریخ تاریک الفاظ کی صورت اختیار کر جائے۔

آج جب صحابیات رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات پڑھتے ہیں اور ان کی قربانیوں کو دیکھتے ہیں تو قدرتی طور پر ایک کے دل میں خواہش پیدا ہوتی ہے کہ کاش ہم نے بھی وہ زمانہ دیکھا ہوتا بے شک ہم نے وہ زمانہ نہیں دیکھا لیکن یہ زمانہ بھی اس زمانے کی کڑی ہے اس سے فائدہ اٹھانا اپنے وقت کو ضائع نہ کرنا۔ اپنے وقت کا صحیح استعمال کرنا اور اس کا اس رنگ میں استعمال کرنا کہ آپ اور آپ کی اولادوں کے ہاتھوں آئندہ اسلام کا جھنڈا ہو وہ اسلام کی خاطر اپنی جانیں دینے والے ہوں۔ اسلام کی خاطر قربانیاں کرنے والے ہوں۔ اسلام ہی ان کا اوڑھنا اور بچھونا ہو یہ مطمح نظر اور یہ حقیقی مقصد ان کے پیش نظر رکھنا آپ کا فرض اولین ہے۔ قرآن مجید نے بھی یہی تعلیم دی ہے۔

قل ان کان اباؤکم وابناؤکم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم واموال اقترفتموھا وتجارۃ تخشون کسادھا ومساکن ترضونھا احب الیکم من اللہ ورسولہ وجھاد فی سبیلہ فتربصوا حتی یاتی اللہ بامرہ (سورۃ التوبہ ۲۴)

کہ اگر تمہارے باپ دادے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے رشتہ دار اور وہ مال جو تم نے کمائے ہیں اور وہ تجارتیں جن کے نقصان سے تم ڈرتے ہو اور وہ مکان جن کو تم پسند کرتے ہو تم کو اللہ اور اس کے رسول اور اس کے راستہ میں جہاد کرنے کی نسبت زیادہ پیارے ہیں تو تم انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے فیصلہ کو ظاہر کر دے یعنی ہمیں ہر چیز سے اللہ تعالیٰ نے ایک حد تک محبت کرنے کی تعلیم بھی دی ہے لیکن ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا ہے کہ اگر خدا اور خدا کے رسولؐ کی محبت سے تمہارے گھر کی محبت ٹکرائے تو گھر کو چھوڑ دو۔ اگر خدا اور خدا کے رسولؐ کی محبت سے تمہارے ماں باپ کی محبت ٹکرائے تو انہیں قربان کر دو اور اگر خدا اور خدا کے رسول کی محبت سے تمہاری اولادوں کی محبت ٹکرائے تو انہیں چھوڑ دو

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان آیات کی تفسیر میں فرماتے ہیں:۔

"ان آیات سے صاف ظاہر ہے کہ جو لوگ خدا کی مرضی کو چھوڑ کر اپنے عزیزوں اور مالوں سے پیار کرتے ہیں وہ خدا کی نظر میں بدکار ہیں وہ ضرور ہلاک ہوں گے کیونکہ انہوں نے غیر کو خدا پر مقدم رکھا۔ یہی وہ تیسرا مرتبہ ہے جس میں وہ شخص باخدا بنتا ہے جو اس کے لئے ہزاروں بلائیں خرید لے اور خدا کی طرف ایسے صدق اور اخلاص سے جھک جائے کہ خدا کے سوا کوئی اس کا نہ رہے گویا سب مر گئے۔ پس سچ تو یہ ہے کہ جب وہ ہماری زندگی پر موت آوے۔ ہم اندھے ہیں جب تک غیر کے دیکھنے سے اندھے نہ ہو جائیں۔ ہم مردہ ہیں جب تک خدا کے ہاتھ میں مردہ کی طرح نہ ہو جائیں جب ہمارا منہ ٹھیک ٹھیک اس کے محاذات میں پڑے گا تب وہ واقعی استقامت جو تمام نفسانی جذبات پر غالب آتی ہے ہمیں حاصل ہوگی اس سے پہلے نہیں اور یہی وہ استقامت ہے جس سے نفسانی زندگی پر موت آتی ہے (اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۹۹)
(روحانی خزائن ایڈیشن)

یہی تعلیم عہد بیعت کے وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دی تھی ہمارا ہر عورت اور مرد جو بیعت کرتا ہے اس کا عہد یہی ہوتا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ اس کا عہد یہی ہوتا ہے کہ جو آپ نیک کام بتائیں گے اس پر پورا عمل کروں گا۔ لیکن اگر ہم میں سے ہر ایک اپنے نفس کا جائزہ لے، تو کتنے ہیں جو اس بات پر پورے اترتے ہیں کہ ہم نے خدا اور خدا کے رسولؐ اور خدا کے رسولؐ کے خلیفہ کی آواز پر سو فیصدی لبیک کہا ہے۔ اس وقت ہمارے ملک کو بھی۔ ہمارے وطن کو بھی۔ اسلام کو بھی احمدیت کو بھی ضرورت ہے ایسی ماؤں کی جو ہر قربانی دینے کے لئے ہر وقت تیار ہیں ہم ہر اجلاس میں عہد نامہ دہراتی ہیں کہ ہم اسلام اور احمدیت کی خاطر ہم اپنے پاکستان اور اپنی قوم کی خاطر نہ اپنی جان کی پرواہ کریں گے نہ اپنے مال کی پرواہ کریں گے نہ اپنی اولاد کی پرواہ کریں گے اور نہ اپنے وقت کی۔ لیکن جب ان کے اجلاسوں کی حاضریوں کا جائزہ لیا جاتا ہے جب ان کی رپورٹیں پڑھی جاتی ہیں تو اس میں اکثر پچاس فی صدی عورت حاضر نہیں ہوتی بلکہ تیس یا پچیس فیصدی ہوتی ہیں جو اجلاس میں حاضر ہوتی ہیں۔

یہی وہ کسوٹی ہے جس کے اوپر ان کا ایمان پرکھا جاتا ہے جس کے اوپر اس کی قربانی کے معیار کو پرکھا جاتا ہے کہ تم نے اپنی خواہش اور اپنی خوشی کو تو مقدم دکھایا لیکن خدا خدا کے رسولؐ اور اس کے خلیفہ کے جو دینی مطالبے ہیں ان کو پس پشت ڈال دیا۔

پس جہاں ہماری عہدیداروں کا یہ کام ہے کہ وہ بہنوں کو سختی سے نہیں نرمی سے محبت سے پیار سے ان کے اندر ایک زندگی پیدا کریں۔ یہ احساس دلاتے ہوئے کہ تم ایک زندہ جماعت کی خواتین ہو تمہیں احمدیت کا نام زندہ رکھنا ہے تم نے اپنی قربانیوں کے ستاروں کی طرح آسمان احمدیت پر چمکنا ہے یہ احساس اگر آپ ہر بچی اور ہر عورت کے دل میں پیدا کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو وہ دن دور نہیں کہ جب حقیقی اسلام دنیا میں پھیل جائے اس حقیقت سے بھی کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ عورتیں ہی وہ ہستی ہے جس کے ہاتھوں میں دراصل قوم کی باگ ڈور ہوتی ہے۔ ہماری وہ چھوٹی چھوٹی بچیاں جن کو ہم اس وقت سمجھتی ہیں کہ وہ سکولوں میں پڑھ رہی ہیں اب جو چاہیں وہ کریں۔ بے لگام چاہیں پھریں جو ان کا دل چاہے کریں بڑے خوش ہیں ہماری بچیاں تعلیم حاصل کر رہی ہیں اور دنیا کی دوڑ میں حصہ لے رہی ہیں۔ یہ آپ کا مقصد نہیں۔ جب تک آپ کی ہر بچی دین کی تعلیم سے آراستہ نہ ہو جائے جب تک آپ کی ہر بچی نماز کی پابند نہیں ہو۔ جب آپ کی ہر بچی کو مذہب سے وہ دلچسپی نہ ہو جو خود آپ کو ہے آپ کو چین سے نہیں بیٹھنا چاہیئے۔ آج وہ کھیلنے۔ کودنے اور دوڑنے والی بچی ہے کل اس نے اگلی نسل کی ماں بننا ہے۔ خود جس کو دین نہیں آتا ہوگا۔ جس کو خود قرآن نہیں آتا ہوگا جو خود نماز کی پابند نہیں ہوگی جس کے دل میں خود دین کے لئے محبت اور تڑپ نہیں ہوگی۔ جس کے دل میں جماعت کی ترقی کے لئے خواہش نہیں ہوگی وہ کس طرح اپنے بچوں کو اس بات کی تعلیم دے گی کہ اٹھو اور دین کی مدد کرو۔

"نماز باجماعت سب مسلمانوں پر فرض ہے"
"جو لوگ باجماعت نماز ادا نہیں کرتے انہیں روحانی نابینائی لاحق ہے"
از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

138

مرض اٹھرا کاشافی علاج حبوب مفید اٹھرا چھ صد گولیاں سائیں روپے ناصر دواخانہ ربوہ فون نمبر ۶۳۴ گول کچہری بازار لائل پور فون ۲۰۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹارگٹ پورا کرنے کا اہتمام

ایک چھوٹی سی جماعت کی مثال

قرآن مجید کا ارشاد ہے لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی کسی مہم کو سر کرنے کے لئے کوشش کرنا لازم وملزوم ہے۔ چنانچہ تحریک جدید کے وعدہ جات کا ٹارگٹ جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمایا ہوا ہے وہ بحصہ رسدی ہر جماعت کے ذمہ لگا دیا گیا ہے اس ضمن میں ضلع لائل پور کی ایک چھوٹی سی جماعت، کا ٹارگٹ تین سو روپیہ تھا۔ لیکن اس جماعت نے امسال بڑی کوشش کے بعد ۔/۲۶۴ روپے کے وعدے بھجوائے۔ اس پر دفتر ہذا کی طرف سے جماعت متعلقہ میں متعین مربی مکرم محمد بشیر صاحب شاد کو لکھا گیا کہ ٹارگٹ پورا کرنے کی مزید کوشش فرمائی جائے۔ چنانچہ انہوں نے ۳۰۱٫۵۰ روپے کے وعدے (جو ٹارگٹ سے بقدر ۱٫۵۰ روپے زائد ہیں) بھجواتے ہوئے لکھا ہے:

"آپ کا مرسلہ خطبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احباب کو پڑھ کر سنایا اور آپ کے ارشاد کے مطابق وعدہ جات میں اضافہ کی تحریک کی۔ گویا منظم کوشش کی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے مربی صاحب اور مخلصین جماعت کو اجر عظیم سے نوازے۔ اس سے عیاں ہے کہ اگر مخلصین جماعت کو محبوب امام ایدہ اللہ کے ارشاد سے آگاہ کیا جائے اور مخلصین تک پہنچنے میں مربیان کرام کا تعاون حاصل کیا جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک نتائج جلد ظاہر ہو جاتے ہیں۔ دیگر مربیان کرام سے بھی درخواست ہے کہ وہ وعدہ جات کا جائزہ لیں اور جہاں ٹارگٹ تک وعدہ جات نہ پہنچے ہوں وہاں کے مخلصین کو حضور ایدہ اللہ کے ارشادات سے آگاہ کر کے ٹارگٹ پورا کرنے کا اہتمام کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ سب کا حامی و ناصر ہو۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

طاقت کی اکسیری گولیاں

طب یونانی کا بے نظیر مقوی اعصاب تحفہ اور جنرل ٹانک۔ عورتوں مردوں کے لئے مفید ہے جسم کے تمام جوڑوں اور پٹھوں کو طاقت دے کر مضبوط بناتی ہیں۔ ایک ماہ کورس ۱۲/ طبیبہ عجائب گھر امین آباد ضلع گوجرانوالہ

احباب ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودھا کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں (مینیجر)

ہر قسم کا سامان سائنس واجبی نرخوں پہ خریدنے کے لئے!

الائیڈ سائنٹیفک سٹور فون نمبر ۶۴۵۰۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں،

تبلیغی وعلمی مجلہ

ماہنامہ الفرقان ربوہ

جس میں قرآنی حقائق بیان کئے جاتے ہیں الفرقان کے ایڈیٹر مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل ہیں۔ سالانہ چندہ صرف ۔/۱ے روپے ہے۔ (مینیجر)

حب اٹھرا رجسٹرڈ

مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا

مکمل کورس گیارہ تولہ ۲۰ روپے

فی تولہ - ۲ روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ فون ۴۴۸

بالمقابل ایوان محمود۔ ربوہ

اسلام کی روزافزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں۔ سالانہ چندہ صرف ۲/ روپے ہے

(مینیجنگ ایڈیٹر)

یک روزہ چوزے، پٹھیاں، چوزے لیور کی خوراک ٹیکے ملنے کا پتہ

خلیل پولٹری فارم ربوہ

ریٹ

یک روزہ پٹھیاں ۲۰۰ فی صد چوزے ۲۰۰ پیسے سینکڑہ ۳ فی صد زائد... ایک ہزار خریدار کو ۱۰ فی صد زائد کمیشن ۔ مرغے ۵۰ روپے سینکڑہ۔ (مینیجر)

مساجد کے قیام کی اہمیت

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عظیم الشان پروگرام برائے تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کا تقاضا یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے تمام مردوں۔ عورتوں اور بچوں کو چاہیئے کہ اس عظیم الشان کام کی تکمیل کے لئے ممالک بیرون پاکستان میں تعمیر مساجد کے فنڈ میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں تاکہ ہم اپنے پیارے آقا حضرت المصلح الموعود کے حسب ذیل منشاء مبارک کو جلد تر پورا ہوتا دیکھیں۔ حضور انور فرماتے ہیں:-

"ہمارا ارادہ اور عزم یہ ہے کہ ہم نے یورپ کے ایک ایک ملک میں کئی کئی مساجد تعمیر کرنی ہیں۔ تاکہ وہاں پر اسلام کا نام ہمیشہ بلند ہوتا رہے ..... خوش قسمت ہیں وہ جو اپنی قربانیوں کے ذریعہ اس میں حصہ لینے کی سعادت حاصل کرتے ہیں"

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

بیش بہا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلمات طیبات یعنی

ملفوظات

مکمل سیٹ دس جلدوں میں ہدیہ ۔/۹۰ روپے علاوہ محصول ڈاک

نوٹ:- جلد اول اس وقت سٹاک میں ختم ہے باقی ۹ جلدوں کی رعایتی قیمت ۔/۸۰ روپے ہے۔

ملنے کا پتہ

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ فون ۸۱

درخواست دعا

خاکسار کے والد محترم چوہدری محمد صادق صاحب (ریٹائرڈ) شدید بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ (سلیم صادق متعلم جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

چندہ جلسہ سالانہ کی شرح

ماہانہ آمد کا ۱/۱۰ اور سالانہ آمد کا ۱/۱۲۰ ہے۔ یہ چندہ لازمی ہے۔

(ناظر بیت المال آمد)

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس پندرہ روپے نورنظر اولاد نرینہ کے لئے کورس پچیس روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۵۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملک سے باہر جانے کی ممانعت طلباء اور مزدوروں پر مقدمات منسوخ وزراء کو لوئرنگ کلاس میں سفر کی ہدایت

صدر کے عہدے پر فائز ہونے کے بعد جناب بھٹو کے جاری کردہ ضروری احکام

راولپنڈی ۲۱ر دسمبر۔ نئے صدر پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو نے آج مندرجہ ذیل اہم اور ضروری احکام جاری کئے ہیں:۔

○ ایک حکم کے ماتحت آئندہ حکومت کے مرکزی وفد یا ضروری تعلیم کے لئے طلباء کے علاوہ پاکستان کے کسی شہری کو بغیر اجازت ملک سے باہر جانے کی اجازت نہیں ہوگی۔ بھارت میں تو کسی صورت میں بھی پاکستان کے کسی شہری کو جانے کی اجازت نہیں دی جائے گی

○ مرکزی اور صوبائی وزراء اور اعلیٰ حکام کو ہدایت دی گئی ہے کہ سرکاری کاموں کے لئے وہ ہوائی جہاز کی لوئرنگ کلاس میں سفر کیا کریں اور اخراجات میں ہر ممکن بچت سے کام لیں۔

○ عام فوجداری مقدمات میں جن ملزموں کو موت کی سزا دی گئی ہے ان کی سزا عمر قید میں تبدیل کر دی گئی ہے۔

○ مسٹر شریف الدین پیرزادہ نے پاکستان کے اٹارنی جنرل کے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ ان کی جگہ حکومت نے کوئٹہ کے یحییٰ بختیار کو اٹارنی جنرل مقرر کیا ہے۔

○ صدر نے میجر جنرل افتخار خان کو چھمب محاذ پر داد شجاعت دینے پر دوسری بار ہلال جرأت کا اعزاز دیا ہے

○ صدر بھٹو نے اعلان کیا ہے کہ وہ کوئی تنخواہ نہیں لیا کریں گے۔ اور آنریری طور پر ملک کی خدمات سرانجام دیں گے۔

○ صدر نے اسمگلنگ، ذخیرہ اندوزی اور منافع خوری کو روکنے کے لئے سخت اقدامات کئے ہیں اور اعلان کیا ہے کہ ایسا کرنے والوں کو سخت سزائیں دی جائیں گی

○ طالب علموں اور کسانوں کے خلاف فوجی عدالتوں میں جو مقدمات زیر سماعت ہیں انہیں واپس لے لیا گیا ہے اور کوڑے مارنے کی سزا منسوخ کر دی گئی ہے۔

○ صدر نے ملک کی تمام یونیورسٹیوں کے چانسلرز کی ایک کانفرنس بلائی ہے جس میں تعلیمی اصلاحات کے نفاذ پر غور ہوگا۔

○ صدر نے اعلان کیا ہے کہ پچاس روپے کا نوٹ منسوخ نہیں کیا جائے گا۔

○ صدر نے جلد ہی جنگ سے متاثرہ علاقوں کا دورہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے

○ صدر نے غلام اسحٰق خان کو سٹیٹ بنک آف پاکستان کا گورنر مقرر کیا ہے۔

مسٹر نور الامین پاکستان کے نائب صدر ہوں گے

راولپنڈی ۔ ۲۱ر دسمبر۔ حکومت کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ مشرقی پاکستان کے مسٹر نور الامین نے مرکزی حکومت میں وائس پریذیڈنٹ کا عہدہ قبول کرنے کی درخواست منظور کر لی ہے وہ عنقریب اس عہدہ کا حلف اٹھائیں گے۔

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

۳۱ر فتح (دسمبر) کی تاریخ یاد رکھیں۔

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے وعدہ کنندگان کی یاد دہانی کے لئے التماس ہے کہ آپ کے وعدوں کا کم از کم ساٹھ فی صد ۳۱ فتح (دسمبر ۷۱ء) سے پہلے ضرور وصول ہو کر مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے۔ اگر اس میں کمی رہ گئی ہو تو اسے پورا کرنے کی جلد کوشش فرمائیے۔ جزاکم اللہ خیراً۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

پنجاب سرحد اور سندھ میں نئے گورنروں کا تقرر

راولپنڈی ۲۲ر دسمبر۔ صدر پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو نے پنجاب سرحد اور بلوچستان کے موجودہ گورنروں کو ریٹائر کر کے مندرجہ ذیل نئے گورنروں کا تقرر کیا ہے

پنجاب: جناب غلام مصطفیٰ کھر۔ سرحد: جناب حیات محمد شیرپاؤ۔ سندھ: جناب ممتاز علی بھٹو۔

بھارت کی طرف سے فائر بندی کی خلاف ورزی

لاہور ۲۲ر دسمبر۔ بری سیکٹر میں بھارتی فوج نے فائر بندی کی خلاف ورزی کرتے ہوئے آگے بڑھنے کے لئے اچانک حملہ کر دیا لیکن ہماری فوج کے چھوٹے سے دستے نے ڈٹ کر اس کا مقابلہ کیا اور اس کے حملہ کو پسپا کرتے ہوئے اسے پیچھے دھکیل دیا۔

مبارکباد کے پیغامات

راولپنڈی ۲۱ر دسمبر۔ جناب ذوالفقار علی بھٹو صدر پاکستان کو شاہ ایران شاہ اردن اور افغانستان کے بادشاہ ظاہر شاہ کی طرف سے مبارکباد کے [illegible] موصول ہوئے ہیں۔ مصر کے صد[illegible] سعودی عر[illegible]

6366
مکرم سید ظہور احمد شاہ صاحب
مینجر زرعی ترقیاتی بنک آف پاکستان
بہاول نگر

رحمت دسمبر اپریل ۵۲۵۴

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

امریکہ کے سو فیصد ادائیگی کرنے والے مخلصین

وہ عظیم تحریک جو غلبہ اسلام کے حصول کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمائی ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہو رہی ہے اس میں صرف پاکستان کے مخلصین نے ہی حصہ نہیں لیا بلکہ دنیا کے دیگر ۳۲ ممالک کے مخلصین بھی شامل ہوئے ہیں۔ سو فی صد ادائیگی کرنے والوں کی فہرستیں باقاعدہ شائع ہو رہی ہیں۔ ذیل میں امریکہ کے ان مخلصین کی ایک اور فہرست دعا کی غرض سے شائع کی جا رہی ہے۔ جو سو فیصد ادائیگی کر چکے ہیں۔ حضور نے ان سب کے لئے دعا فرمائی اور جزاہم اللہ احسن الجزاء فرمایا۔

(خاکسار سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

نمبر شمار	نام معطی		ادائیگی
۵۸	محترمہ مریم جانسن صاحبہ	ڈیٹن	۴۰۰ ڈالر
۵۹	مکرم ابو الکلام صاحب	پٹس برگ،	۵۰ ڈالر
۶۰	محترمہ حمیدہ کلام صاحبہ	"	۵۰ ڈالر
۶۱	" رشیدہ کلام صاحبہ	"	۵۰ ڈالر
۶۲	مکرم احمد شہید صاحب	"	۱۰۰ ڈالر
۶۳	محترمہ علیمہ شہید صاحبہ	"	۱۰۰ ڈالر
۶۴	محترمہ علیمہ محمد صاحبہ	"	۱۰۰ ڈالر
۶۵	محترمہ مریم صالحہ صاحبہ	"	۶۰۵ ڈالر
۶۶	محترمہ ڈاکٹر انور احمد صاحبہ	"	۱۵۰ ڈالر
نمبر شمار	نام معطی		ادائیگی
۶۷	مکرم عبد العلی صاحب	پٹس برگ	۲۰۰ ڈالر
۶۸	مکرم کمال لامی صاحب	"	۶۰ ڈالر
۶۹	مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب میر	ایتھنز	۱۰۰۰ ڈالر
۷۰	مکرم عبد الرحمٰن صاحب	بالٹی مور	۲۰۰ ڈالر
۷۱	محترمہ فاطمہ الٰہی صاحبہ	سنسناٹی	۲۵ ڈالر

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)